حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے زہر پینے کا واقعہ، اور عجوہ کھجور کی تاثیر

۱۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے زہر تناول کرنے کا واقعہ ثابت ہے، متعدد اسانید سے منقول ہے، محدثین ومؤرخین نے بلا نکیر سے اسے ذکر کیا ہے۔

۲۔ حضرت خالد بن ولید کے واقعہ کا عجوہ کھجور کھانے سے کوئی تعلق نہیں ہے، انہوں نے تو توکلا علی اللہ، اللہ کے نام کی برکت پر یقین کرتے ہوئے، اسلام کی حقانیت، اور دشمن کے چیلنج قبول کرتے ہوئے زہر پیا تھا۔

۳۔ شریعت میں قصداً زہر تناول کرنے کی ممانعت ہے، دلائل یہ ہیں:

(وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ) سورہ بقرہ ۱۹۵

(وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) سورہ نساء ۲۹

(وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا) بخاری مسلم

(وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ) بخاری مسلم

(إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ) ابن حبان، بیہقی

ہاں بغرض علاج وتداوی زہر کی نہایت قلیل مقدار جو جان لیوا نہ ہو، یا جو دوسری دواء میں مخلوط ہو کر مغلوب ہو، ممانعت کے حکم سے مستثنیٰ کی گئی ہے، جیساکہ شراح حدیث نے اس کی تصریح کی ہے۔

فأما من شرب سمًا للتداوي به ولم يقصد به قتلَ نفسه ، وشرب منه مقدارًا لا يقتل مثلُه أو خَلَطه بغيره مما يَكسر ضرَّه ، فليس بداخل في الوعيد ، لأنه لم يقتل نفسه ، غير أنه يكره ذلك ؛ لما روى الترمذي من حديث مجاهد ، عن أبي هريرة – رضي الله عنه – قال: نهى رسول الله –

صلى الله عليه وسلم – عن الدواء الخبيث. قال أبو عيسى: يعني: السم .[التوضيح لشرح الجامع الصحيح ٢٧/ ٥٦٤]

۴۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کے کمال فہم وفقہ کی بات ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں اپنی کتاب میں ایک کا باب باندھا(بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالخَبِيثِ) پھر اس میں دو روایتیں پیش کیں، پہلے حضرت ابوہریرہ کی روایت لائے جس میں خودکشی پر شدید وعید ہے، پھر حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت پیش کی جس میں نہار منہ عجوہ کھجور کی سات عدد تناول پر زہر اور جادو سے حفاظت کا وعدہ ہے۔

بخاری کے ترجمۃ الباب کے متعلق علامہ عینی نے لکھا ہے: (التَّرْجَمَة إِنَّمَا وضعت للنَّهْي عَن اسْتِعْمَال السم مُطلقًا. فَفِي الحَدِيث مَا يَمْنَع ذَلِك من الأَصْل ، فَبينَ ذكرِهمَا متعاقِبَين وَجهٌ لَا يخفى) ۔

شراح حدیث نے یہاں حضرت خالد بن ولید کے زہر پینے کے واقعہ کا تذکرہ کیا ہے، کیونکہ انہوں نے بھی قصداً زہر پیا تھا، مگر اس سلسلہ میں تفصیل ہے :

حافظ ابن حجر نے تحریر فرمایا:

وَأَمَّا مُجَرَّدُ شُرْبِ السُّمِّ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ عَلَى الْإِطْلَاقِ ، لِأَنَّهُ يَجُوزُ اسْتِعْمَالُ الْيَسِيرِ مِنْهُ إِذَا رُكِّبَ مَعَهُ مَا يَدْفَعُ ضَرَرَهُ إِذَا كَانَ فِيهِ نَفْعٌ ، أَشَارَ إِلَى ذَلِك ابن بَطّال .

وَقد أخرج ابن أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرُهُ : أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ لَمَّا نَزَلَ الْحِيرَةَ قِيلَ لَهُ : احْذَرِ السُّمَّ لَا تَسْقِيكَهُ الْأَعَاجِمُ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِهِ ، فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ:بِسْمِ اللهِ ، وَاقْتَحَمَهُ فَلَمْ يَضُرَّهُ. فَكَأَنَّ الْمُصَنِّفَ رَمَزَ إِلَى أَنَّ السَّلَامَةَ مِنْ ذَلِكَ وَقَعَتْ كَرَامَةً لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَلَا يُتَأَسَّى بِهِ فِي ذَلِكَ لِئَلَّا يُفْضِيَ إِلَى قَتْلِ الْمَرْءِ نَفْسَهُ ، وَيُؤَيِّدُ ذَلِكَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْبَابِ . وَلَعَلَّهُ كَانَ عِنْدَ خَالِدٍ فِي ذَلِكَ عَهْدٌ عَمِلَ بِهِ .

اس میں یہ وضاحت کی ہے کہ : اصل تو زہر پینا حرام ہے ، اس لئے حضرت خالد بن ولید کا عمل قابل تقلید نہیں ہے۔البتہ حضرت خالد کا محفوظ رہنا، یہ یا تو صحابی رسول کی کرامت تھی، یا ممکن ہے کہ حضور کی طرف سے ان کو حفاظت کا کوئی مخصوص وعدہ ہو گا۔

ابن ہبیرہ نے بھی (الافصاح) میں یہ لکھا ہے:

وكذلك من تَحَسَّى سُمًا فقتَل نفسه، فإن حاله كحال المُتَردِّي ، فأما ما يُروى عن خالد بن الوليد رضي الله عنه ؛ فإنْ صَحَّ لم يتبين أنه سم، وكانت سلامةُ خالد آية من آيات الله عز وجل خص بها خالدًا، ولا يسوغ للعُموم اتباعُ خالد فيها.

اس سے معلوم ہوا کہ : عیسائی خاتون نے عجوہ کھجور کی تاثیر اور حضرت خالد کے واقعہ کو بیان کر کے جو چیلنج کیا، اس کو قبول کر کے مسلم عالم کا زہر پینا درست نہیں تھا، دو وجوہات کی بناء پر:

ایک تو وہی مؤخر الذکر وجہ عدم تقلید والی۔

اور دوسری یہ ہے کہ : عجوہ کھجور کے بارے میں کافی اختلاف ہے کہ:

اس سے ہر قسم کی عجوہ مراد ہے یا (عالیہ مقام) کی مخصوص عجوہ۔

(عالیہ) کے ہر درخت کی یا کوئی خاص درخت کی۔

اور یہ برکت و تاثیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ خاص ہے، یا مابعد کے لئے بھی باقی ہے۔

پھر عجوہ تناول کے قیود بھی ہیں وقت و عدد کے اعتبار سے، بلکہ حافظ ابن حجر نے مواظبت کی قید کا احتمال بھی ذکر کیا ہے، اور خاص قسم کے زہر کو دفع کرنے کا احتمال بھی بعض شراح نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت مولانا سعید صاحب پالنپوری دامت برکاتہم نے یہ بھی لکھا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں جو عجوہ کھجور ملتی ہے اس کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ مدینہ منورہ کی ہے یا دوسرے علاقہ کی۔

خلاصہ یہ ہے کہ:

ا۔ دشمنان اسلام کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے یا اسلام کی صداقت کا اظہار کرتے ہوئے قصداً زہر پینا شریعت کے احکام کے خلاف ہے، کیونکہ یہ خودکشی کے مرادف ہے جو حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

۲۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا واقعہ ان کے ساتھ خاص ہے، اور وہ ان کا اجتہاد تھا، جو قابل تقلید نہیں ہے۔

۳۔ مدینہ کی سرزمین سے پیدا شدہ عجوہ کھجور کی فضیلت جو حدیث میں وارد ہے، وہ حق ہے، اور اسے شرائط اور طریقہ کے مطابق تناول کرنے والے کے بارے میں پوری امید کی جاتی ہے کہ وہ اس کی برکت سے سحر و زہر کے ضرر سے اس دن محفوظ رہے گا، مگر جبکہ بلا قصد کوئی زہریلی چیز کھالی ہو یا کسی نے کھلادی ہو۔ لیکن اس سے اس بات کا جواز نہیں نکلتا کہ کوئی شخص قصداً و تعمداً زہر پیئے، اپنے دل کے اطمینان کے لئے یا کسی کے چیلنج کے نتیجے میں۔

ہذا ما تیسر جمعہ باختصار فی ہذا المقام، وانا العاجز محمد طلحہ بلال احمد منیار

یوم الاحد ۸ مارس ۲۰۲۰ء